

وعدہ خلافی کے احکام

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-3772

تاریخ اجراء: 25 شوال المکرم 1446ھ / 24 اپریل 2025ء

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی سے وعدہ کیا تھا کہ آپ کے مرنے کے بعد 3 قرآن پاک پڑھ کر ایصالِ ثواب کروں گا، پھر ان کے مرنے سے پہلے کہہ دیا کہ ایصالِ ثواب نہیں کروں گا، تو ایسا کرنا کیسا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعدہ پورا کرنا عمدہ اسلامی اخلاق میں سے ہے اور وعدے کو بلا وجہ پورا نہ کرنا مکروہ تنزیہی اور خلاف مروت فعل ہے، البتہ وعدہ کر لینے سے وہ کام لازم نہیں ہو جاتا اس لیے وعدہ کرنے والے کو اس پر مجبور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ یوں ہی اگر وعدہ کرتے وقت سچے دل سے کیا تھا یعنی اسے پورا کرنے کی نیت تھی بعد میں نیت بدل گئی تو یہ شرعاً وعدہ خلافی نہ کہلائے گی، لہذا اس پر گناہ نہیں؛ کیونکہ وعدہ خلافی اسے کہتے ہیں کہ وعدہ کرتے وقت ہی اُسے پورا نہ کرنے کی نیت ہو اور یہ بلا ضرورت شرعی حرام اور سخت گناہ ہے البتہ اگر پہلے وعدہ کیا لیکن بعد میں دوسرے شخص کو اطلاع دے کر راضی کر لیا کہ میں ایسا نہیں کر سکوں گا تو اب وعدہ باقی نہ رہا۔

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا﴾ (۳۳)

ترجمہ کنز العرفان: اور عہد پورا کرو، بیشک عہد کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (پارہ 15، سورۃ بنی اسرائیل، آیت

(34)

صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن نسائی، مسند احمد، مسند بزار، صحیح ابن حبان وغیرہ کی حدیث پاک ہے:
”عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: آية المنافق ثلاث: إذا حدث كذب، وإذا وعد أخلف، وإذا
أوْثمن خان“

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ (صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب علامة المنافق، جلد 1، صفحہ 16، حدیث 33، دار طوق النجاة)

سنن ابی داؤد، سنن الکبریٰ للبیہقی، المعجم الکبیر للطبرانی، مشکوٰۃ المصابیح وغیرہ میں حدیث پاک ہے:

”عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال: إذا وعد الرجل أخاه، ومن نيته أن يفي له فلم يفي ولم يجئ للميعاد فلا إثم عليه“

ترجمہ: نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیت اسے پورا کرنے کی ہو پھر پورا نہ کر سکے اور مقررہ وقت پر نہ آ سکے تو اس پر گناہ نہیں۔ (سنن أبی داود، کتاب الأدب، باب فی العدة، جلد 4، صفحہ 299، حدیث 4995، المكتبة العصرية بیروت)

شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (سال وفات: 1052ھ / 1642ء) لکھتے ہیں:

”ان الوفاء بالوعد ليس بواجب شرعي، بل هو من مكارم الأخلاق بعد أن كانت نيته الوفاء، و أما جعل الخلف في الوعد من علامات النفاق كما مر في أول الكتاب، فمعناه الوعد على نية الخلف“

ترجمہ: وعدہ پورا کرنا واجب شرعی نہیں ہے، بلکہ یہ عمدہ اخلاق میں سے ہے جبکہ (وعدہ کرتے وقت) اس کی نیت وعدہ پورا کرنے کی ہو۔ بہر حال وعدہ خلافی کو نفاق کی علامات میں سے شمار کرنا، جیسا کہ کتاب کے شروع میں گزرا، تو اس کا مطلب پورا نہ کرنے کی نیت سے وعدہ کرنا ہے۔ (لمعات التنقيح في شرح مشكاة المصابيح، باب الوعد، جلد 8، صفحہ 180-181، دار النوادر دمشق)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی: 1340ھ / 1921ء) فرماتے ہیں: ”خلف وعدہ جس کی تین صورتیں ہیں: اگر وعدہ سرے سے صرف زبانی بطور دنیا سازی کیا اور اسی وقت دل میں تھا کہ وفانہ کریں گے تو بے ضرورت شرعی و حالتِ مجبوری سخت گناہ و حرام ہے، ایسے ہی خلافِ وعدہ کو حدیث میں علاماتِ نفاق سے شمار کیا... اور اگر وعدہ سچے دل سے کیا پھر کوئی عذر مقبول و سبب معقول پیدا ہوا تو وفانہ کرنے میں کچھ حرج کیا ادنیٰ کراہت بھی نہیں، جبکہ اس عذر و مصلحت کو اس وفائے وعدہ کی خوبی و فضیلت پر ترجیح ہو... اور اگر کوئی عذر و مصلحت نہیں بلا وجہ (وعدہ پورا نہ کیا جیسے کہ بغیر کسی معقول وجہ کے) نسبت چھڑائی جاتی ہے تو یہ صورت مکروہ تنزیہی ہے... یہ بات

اس تقدیر پر بے جا و خلافِ مروت ہے مگر حرام و گناہ نہیں، حضور پر نور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”لیس الخلف ان یعد الرجل ومن نیته ان یفی ولكن الخلف ان یعد الرجل ومن نیته ان لا یفی رواہ ابو یعلیٰ فی مسند عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن“
(یعنی وعدہ خلافی یہ نہیں کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت وعدہ پورا کرنے کی ہو، بلکہ وعدہ خلافی یہ ہے کہ آدمی وعدہ کرے حالانکہ اس کی نیت اس وعدہ کو پورا نہ کرنے کی ہو۔ اس روایت کو امام ابو یعلیٰ نے اپنی مسند میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے) اس صورت میں یہ کراہت جب ہی دفع ہوگی کہ پہلے جہاں نسبت کی تھی وہ بخوشی اجازت دے دیں۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 12، صفحہ 281-283، رضافاؤنڈیشن لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net